نماز میں دو سجدے کرنے کی حکمت؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سجدہ کیا تھا، تو ہم نماز میں دو سجدے کیوں کرتے ہیں؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اکثر مشائخ کے قول کے مطابق نماز میں دو سجدوں کا حکم امر تعبدی ہے یعنی محض عبادت وفرمانبرداری کی بنیاد پر حکم ہے، اس کی اصل وجہ ہماری عقل پر ظاہر نہیں۔ البتہ بعض مشائخ نے اس کی حکمتیں بھی ذکر کی ہیں۔

ایک حکمت یہ ہے کہ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو رب تعالیٰ کے حکم سے ایک سجدہ بھی نہ کیا، تو مؤمن نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے کرکے اس کی نافرمانی کے مقابلے میں اپنی فرمانبرداری ظاہر کرے اور اس عمل سے شیطان کو ذلیل ورُسوا کرے۔

دوسری حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ جب اللہ تعالی نے بنی آدم سے اپنی ربوبیت ووحدانیت کا اقرار لیا، تو ان سے تصدیق چاہنے کے لئے سجدے کا حکم دیا مسلمانوں نے سجدہ کیا اور کفار محروم رہے، جب مسلمانوں نے اپنے سروں کو سجدے سے اٹھایا تو دیکھا کہ کفار نے سجدہ نہیں کیا تو انہوں نے حکم الٰہی پر عمل کی توفیق ملنے پر شکریہ کے طور پر دوسرا سجدہ کیا۔

مزید بھی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ بہر حال حکمتیں جو بھی ہوں مسلمان پر لازم ہے کہ احکام شریعت کو دل وجان سے قبول کرے، کیونکہ اسلام کا معنیٰ ہے سر تسلیم خم کرنا۔ ہر حکم کی حکمت کو ہم اپنی ناقص عقل وعلم کے ذریعے سمجھ جائیں، یہ ضروری نہیں ہوتا، لہٰذا حکمت سمجھ آئے یا نہ آئے، بہر صورت حکم شریعت کو دل وجان سے قبول کرنے میں ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

ہر رکعت میں دو سجدوں کی حکمت سے متعلق بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والإجماع، وهو أمر تعبدي لم يعقل له معنى على قول أكثر مشايخنا تحقيقا للابتداء: ومن مشايخنا من يذكر له حكمة: فقيل: إنما كان مثنى ترغيما للشيطان حيث لم يسجد فإنه أمر بسجدة فلم يفعل فنحن نسجد مرتين ترغيماله، وقيل الأولى لامتثال الأمر والثانية ترغيماله حيث لم يسجد استكبارا، وقيل: الأولى لشكر الإيمان والثانية لبقائه، وقيل: في الأولى إشارة إلى أنه خلق من الأرض، وفي الثانية إلى أنه يعاد إليها، و قيل: لما أخذ الميثاق على ذرية آدم أمرهم بالسجود تصديقا لما قالوا فسجد المسلمون كلهم وبقي الكفار فلما رفع المسلمون رءوسهم رأوا الكفار لم يسجدوا فسجدوا ثانيا شكرا للتوفيق كما ذكره شيخ الإسلام“

ترجمہ: اور ہر رکعت میں دو سجدے ہونا سنت اور اجماع سے ثابت ہے، اور ہمارے اکثر مشائخ کے قول کے مطابق یہ ایک تعبّدی (یعنی محض عبادت پر مبنی) حکم ہے، اس کی ابتدا کی تحقیق میں کوئی علت عقل میں معلوم نہیں۔ اور ہمارے بعض مشائخ نے اس کے لیے کچھ حکمتیں ذکر کی ہیں: کہا گیا ہے کہ دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کیلئے مقرر ہوئے جبکہ اس نے سجدہ نہیں کیا، کیونکہ اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اس نے نہ کیا، تو ہم اسے ذلیل کرنے کیلئے دو بار سجدہ کرتے ہیں۔ اور کہا گیا کہ پہلا سجدہ حکم (یعنی رب تعالی کے فرمان: واسجدوا) کی تعمیل کے لیے ہے اور دوسرا اس کے مقابلے میں شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کہ اس نے تکبر سے سجدہ نہ کیا۔ اور کہا گیا کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت پر شکر کے طور پر ہے اور دوسرا اس کے باقی رہنے کیلئے ہے۔ اور کہا گیا کہ پہلا سجدہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان مٹی سے پیدا کیا گیا، اور دوسرا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو اسی مٹی میں واپس جانا ہے۔ اور کہا گیا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے عہد لیا گیا تو انہیں بطور تصدیق سجدے کا حکم دیا، چنانچہ سب مسلمانوں نے سجدہ کیا اور کافر باقی رہ گئے (انہوں نے سجدہ نہ کیا)، پھر جب مسلمانوں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ کفار نے سجدہ نہیں کیا تو انہوں نے توفیقِ الٰہی پر شکر کے طور پر دوبارہ سجدہ کیا، جیسا کہ شیخ الاسلام نے ذکر فرمایا۔ (بحر الرائق، جلد 1، صفحہ 310، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے فتاوی رضویہ میں بیان فرمایا: ”مبسوط امام شیخ الاسلام پھر حلیہ میں دونوں سجدے فرض ہونے کی حکمت بیان فرمائی: هذا ما روى فى الاخبار ان الله تعالى لما اخذ الميثاق من ذرية ادم عليه الصلاة والسلام حيث قال عزوجل واذ اخذ ربك من بنى ادم من ظهورهم ذريتهم الأية امرهم بالسجود تصديقا لما قال فسجد المسلمون كلهم وبقى الكفار فلما رفع المسلمون رؤسهم ورأو الكفار لم يسجدوا فسجدوا ثانيا شكرا لما وفقهم الله تعالى على السجود الاول فصار المفروض سجدتين لهذا والركوع مرة“

ترجمہ: یہ اس بنا پر ہے جو روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اولادِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد لیا جس کا ذکر اللہ نے اس آیت میں کیا ہے: اور یاد کرو اس وقت کو جب اے حبیب! آپ کے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں میں ان کی اولاد سے عہد لیا (الآیۃ)، تو انھیں بطور تصدیق سجدے کا حکم دیا تو اللہ کے حکم پر تمام مسلمان سجدہ ریز ہو گئے لیکن کافر کھڑے محروم رہ گئے جب مسلمانوں نے سجدے سے سر اُٹھایا اور دیکھا کہ کفار نے سجدہ نہیں کیا تو وہ دوبارہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں سجدہ اوّل کی توفیق دی، لہذا نماز میں دو سجدے فرض ولازم ہو گئے اور رکوع ایک ہی رہا۔ (ت)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 171، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "احکام الٰہی میں چون وچرا نہیں کرتے، الاسلام گردن نہادن نہ کہ زبان بجرأت کشادن (اسلام، سر تسلیم خم کرنا ہے نہ کہ دلیری سے لب کشائی کرنا۔ ت) بہت احکام الٰہیہ تعبدی ہوتے ہیں اور جو معقول المعنی ہیں ان کی حکمتیں بھی من و توکی (یعنی ہمارے اور تمہارے سمجھ میں نہیں آتیں۔۔۔ مسلمان کی شان یہ ہے: سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیر۔ ہم نے سنا اور اطاعت کی، تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے (ت)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 297، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-945

تاریخ اجراء: 24 ربیع الاخر 1446ھ/17 اکتوبر 2025ء